ٹی وی کے مباحثوں میں اسلام کا تمسخر اور ہماری خاموشی

ٹی وی چینلز کے ذریعے دینی مسائل پر علماء اور فنون لطیفہ سے وابستہ شخصیات اور سیکولر دانشوروں کے مابین مکالمے اس ذہنی بحران اور فکری خلجان کو واضح کرتے ہیں جو امت مسلمہ کو درپیش ہے۔ کیا ہر فرد و بشر کو آزادی ہے کہ وہ دین کے معاملات، عبادات، عقائد، فقہ پر گفتگو کر سکے۔ خواہ وہ اس کی اہلیت، قابلیت اور علمیت کا حامل ہو یا نہ ہو۔ کیا ٹی وی والے سائنس، معاشیات، عالمی حالات کے کسی پروگرام میں کسی اداکار اداکارہ یا غیر متعلق فرد کو شریک کرتے ہیں۔ صرف مذہبی پروگرام میں مذہب سے لاتعلق لوگوں کی شرکت کا مطلب مذہب کو مذاق بنانے کے سوا کیا ہے؟ علماء اور جہلاء کے ان مباحثوں میں بار بار یہ سوال دہرایا گیا کہ آخر میراتھن دوڑ میں کیا ہرج ہے، آخر حج و عمرے کے موقع پر طواف کعبہ کے وقت بھی تو عورتیں دوڑتی ہیں۔ ان نادانوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ میراتھن دوڑ یونانیوں کی ایرانیوں پر فتح کی یادگار ہے، جب فتح کی خبر سنانے کے لیے ایک سپاہی میراتھن کے مقام سے ۲۵ کلومیٹر دور ایتھنز تک مسلسل دوڑتے دوڑتے پہنچا، اس دوڑ کا اسلام سے کیا تعلق؟ آزادی اظہار رائے اور مکالمے کی مغربی اصطلاح کا صرف اور صرف یہی مطلب ہے۔ کہ دین کو حقیر ٹھہرایا جائے اور آزادی کے نام پر ہر ایک کو اعتراض کا موقع دیا جائے، ٹی وی چینل دین کا مضحکہ بنا رہے ہیں اور اس سے زیادہ مضحکہ خیز صورت حال یہ ہے کہ علماء ان مقامات پر دینی فریضہ سمجھ کر اپنے وجود کا احساس دلا رہے ہیں جہاں سے ان کا اٹھ جانا ضروری ہے۔ یہ پستی فکر کی انتہا یہ ہے کہ یونانی دیومالا سے نکلنے والی میراتھن دوڑ کو حج و عمرہ کی مقدس ترین عبادات کے مناسک سے جوڑ دیا گیا ہے۔ علماء کا مذاکرہ اور مباحثہ علماء سے ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن علماء، ان سیکولر شخصیات سے مکالمہ کر رہے ہیں جو دین کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے اور اسلام کی مابعد الطبیعیات علمیات کونیات اور وجودیات کے منکر ہیں۔ مکالمہ برابر کی سطح پر ہوتا ہے، ان لوگوں سے ہوتا ہے جن کا منہاج علم و فکر یا جن کی مابعد الطبیعیات وجودیات علمیات کونیات یکساں ہوتی ہیں۔ نام چومسکی نے فوکالٹ سے انٹرویو کرتے ہوئے جب یہ سوال پوچھا کہ what is human nature۔ تو فوکالٹ نے جواب دیا کہ نوم چومسکی تمہیں یہی نہیں معلوم کہ تم کس سے گفتگو کر رہے ہو۔ تم سوال کو از سرِ نو تشکیل دو، تم مجھ سے صرف یہ پوچھ سکتے ہو کہ How human nature is construct in the western civilization فوکالٹ نے نام چومسکی کو گفتگو کا طریقہ سکھا دیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ دانا شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کو جاننے والا ہو، صحیح الفکر دانشوروں کا فرض ہے کہ وہ ٹی وی کے پست ترین میزبانوں کو جرأت سے ٹوک دیں اور ان سے کہہ سکیں۔ تم کیا پوچھ رہے ہو، تمہاری یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم اسلام کے منہاج میں دوسرے منہاج کے سوالات اٹھا دو۔ حضرت عمرؓ نے اسی لیے فرمایا تھا کہ جاہلیت کی حقیقت اصلیت سے آگاہی ہر مومن کے لیے لازمی ہے۔

☆ قوموں پر اللہ کا بدترین عذاب: فکر صحیح سے محرومی

☆ اسلامی بینک: امت کی دولت مغرب منتقل کر رہے ہیں

☆ ترقی ترقی ترقی کا شور مچانے والے دانشوروں کے لیے

☆ یونان میں کھیل کود مذہبی رسومات کا حصہ تھے

Main